قوانین صرف انھی لوگوں پر نافذ کرسکتی ہے، جو اس کے اپنے حدودِ عمل میں رہتے ہیں۔ ریاست کے حدودِ عمل کا متعین حدود ارض تک ہونے کا جو تصور ڈاکٹر حمید اللہ نے پیش کیا ہے، وہ درحقیقت معاصر سیاسی فکر، یعنی علاقائی اقتدارِ اعلیٰ (Territorial Sovereignty) کی ایک بازگشت ہے۔ اس سے اسلامی ریاست ان اُلجھنوں اور اشکالات سے بچ جاتی ہے، جو اسلامی ریاست کے ماورا الحدود قرار دینے سے پیدا ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ عصرِ حاضر میں مسلمانوں میں قانون بین الممالک کے پہلے ایسے ماہر ہیں، جنھوں نے مختلف زبانوں سے واقفیت کے سبب، مختلف قدیم، جدید قوموں اور ملکوں کے بین الممالک اصول وتصورات اور قوانین کا مطالعہ کیا اور کتابیں و مقالات قلم بند کیے۔ وہ مغرب کے قدیم وجدید قوانین بین الممالک سے اسلام کے قوانین بین الممالک کا بعض مقامات پر موازنہ و مقابلہ کرکے واضح کیا کہ اسلامی قوانین ہر لحاظ سے بہتر ہیں۔ وہ قانون بین الممالک کی تشریح میں مغرب اور امریکا کے ساتھ تاریخ اسلام اور فقہ اسلامی سے بھی استدلال کرتے ہیں، کیوں کہ وہ خوب واقف ہیں کہ مغربی اہل قلم عموماً اسلامی تاریخ کے محاسن کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ چوں کہ مستشرقین کے طریق عمل و تحقیق سے خوب واقف تھے، اس لیے وہ دلائل و براہین کے ساتھ ابتدائی مآخذ کے حوالے دے کر یورپ کے پیمانۂ تحقیق ہی کے مطابق ان کو جوابات دیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کے بقول: ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو بلاخوف وخطر دورِ جدید میں اسلام کے بین الاقوامی قانون کا مجدّد اور مؤسسِ نو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر امام محمد بن حسن شیبانی قدیم علم السیر کے مؤسسِ اوّل اور مدون ہیں تو ڈاکٹر حمید اللہ یقیناً جدید بین الاقوامی اسلامی قانون کے مؤسس و مدوّن ہیں اور ۲۰ویں صدی کے شیبانی کہلائے جانے کے بجا طور پر مستحق ہیں''۔

بہترین کتب

کتاب	مصنف / مترجم	قیمت
جمع وتدوین قرآن	ڈاکٹر حافظ محمد عبدالقیوم	600/-
انسان اعظم ﷺ	ترجمہ: خدا بخش کلیار	250/-
سیرت ﷺ کا ایک معطر جھونکا	ترجمہ: خدا بخش کلیار	150/-
شاہراہ مکہ (علامہ محمد اسد)	ترجمہ: یاسر جواد	500/-
اسلام دوراہے پر (علامہ محمد اسد)	ترجمہ: یاسر جواد	250/-
تذکرہ (دو جلد)	عنایت اللہ المشرقی	1400/-
تکملہ (دو جلد)	عنایت اللہ المشرقی	1500/-
اشارات	عنایت اللہ المشرقی	300/-
مجموعہ قوانین اسلام (10 جلد)	ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	7240/-
مفتاح العلوم (شرح مثنوی مولانا روم)	مرتبہ: مولانا نذیر عرشی	6600/-
تاریخ طبری مع اشاریہ (7 جلد)	علامہ ابی جعفر محمد بن جریر	5200/-
تاریخ ابن خلدون مع اشاریہ (6 جلد)	علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون	5000/-
فرہنگ آصفیہ (4 جلد)	مولوی سید احمد دہلوی	4500/-
پیغمبروں کی سرزمین (سفرنامہ)	یعقوب نظامی	600/-
مغرب کی وادیوں میں (سفرنامہ)	یعقوب نظامی	600/-

نعیم صدیقی

کتاب	قیمت
محسن انسانیت ﷺ	520/-
سید انسانیت ﷺ	150/-
رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ	210/-
نور کی ندیاں رواں (نعتیہ کلام)	60/-
تحریکی شعور	250/-
افشاں (نظموں کا مجموعہ)	180/-
شعلہ خیال بہ اضافہ شعاع روزن	75/-
اقبال کا شعلہ نوا	200/-
شعاع جمال (غزلیں)	180/-
عورت معرض کشمکش میں	250/-
معرکہ دین وسیاست	120/-
انوار و آثار	120/-
تعلیم کا تہذیبی نظریہ	500/-
ٹھنڈی آگ (افسانے)	250/-
تعمیر سیرت کے لوازم	21/-
اپنی اصلاح آپ	21/-
بیمہ زندگی	18/-
وہ سورج بن کر ابھرے گا	150/-

الفیصل ناشران و تاجران کتب

Phone : 042-37230777 & 37231387
www : alfaisalpublisher.com
e.mail : alfaisalpublisher@yahoo.com

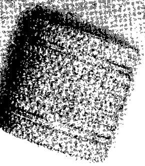

النور جیولرز

جو نام ہے اعتماد کا

ہمارے ہاں جدید اور دیدہ زیب زیورات بغیر ٹانکہ کے تیار کیے جاتے ہیں۔

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کاٹتے۔

ہم سے خریدے گئے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ
اور۔۔۔ آپ کا اعتماد۔۔۔ ہمارا سرمایہ

خوشخبری
الحمدللہ! ہماری قصور برانچ کا آغاز ہو چکا ہے۔

بھابڑا بازار برانچ
محمد فیض اللہ چوہان، محمد ندیم اللہ چوہان
F-461 نزد لاجواب فروٹ چاٹ، صرافہ بازار، راولپنڈی
موبائل: 5539378 {0321 / 0302} 0336-1119900
فون: 051-5539378

مری روڈ برانچ
محمد اکرام اللہ چوہان، محمد ضیاء اللہ چوہان
علی پلازہ، سوق ادریس، سنٹرل ہسپتال چوک (اصغر مال روڈ) مری روڈ راولپنڈی
موبائل: 5806700 {0335 / 0300} 0300-5802209
فون: 051-5552209

قصور برانچ
چوہدری سلیم ساجد ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان ساجد، چوہدری ارسلان ساجد
نیو النور جیولرز، صرافہ بازار قصور
Mob: 0333-4924504, 0323-5235902
0322-7580427, Ph: 0492-770582

رسائل و مسائل

تعزیت کا مسنون طریقہ

سوال: تعزیت کا مسنون طریقہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں مروجہ طریقہ یہ ہے کہ میت کی تدفین کے بعد، میت کے وارث اپنے گھر کے دروازے پر یا گاؤں کے دارا میں چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس دوران حقہ نوشی اور گپ شپ کا دور بھی چل رہا ہوتا ہے۔ جو بھی آتا ہے منہ سے یہ لفظ نکالتا ہے: 'دعاے خیر' پھر تمام کے ہاتھ دُعا کے لیے اُٹھ جاتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ دُعا کی کیا عبارت ادا کرتے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ (ترمذی، ابواب الجنائز) ''جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی (یعنی اس کو تسلی دی اور اس سے ہمدردی کی) تو اس کو اتنا اجر ملتا ہے، جتنا اس مصیبت زدہ کو ملتا ہے''۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ مَنْ عَزّٰی ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ (ترمذی، ابواب الجنائز) ''جس نے اس عورت کو حوصلہ دیا جس کا بچہ مرگیا ہو تو اسے جنّت میں ایک خاص قسم کی چادر پہنائی جائے گی''۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تعزیت ایک سنت ہے اور قابلِ تحسین عمل ہے۔ اس کے نتیجے میں غم زدہ کا غم ہلکا ہوجاتا ہے۔ بعض فقہاے حنفیہ نے اس کے لیے مسجد میں یا گھر پر باقاعدہ بیٹھنے اور مجلس لگانے کو مکروہ کہا ہے (شامی، ص ۸۴۲، ج ۱، الجنائز)۔ لیکن بعض نے اپنے گھر میں یا مسجد میں تین روز تک بیٹھنا اور لوگوں کا تعزیت کے لیے آنا جائز قرار دیا ہے (فتاویٰ عالم گیری، ج اوّل، ص ۱۶۷)۔ مگر دروازے یا راستے میں بیٹھنے کو تو سبھی فقہا نے مکروہ ترین فعل قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ عالم گیری، اوّل، ص ۱۶۷)

تکلفات کے بغیر اپنے گھر پر اگر میت کے اقربا بیٹھے ہوں تو مضائقہ نہیں ہے۔ آنے والے دُعا بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ واقعی دُعا ہو صرف رسمِ دُعا نہ ہو۔ لیکن تعزیت کے مسنون الفاظ وہ ہیں، جو رسولؐ اللہ سے مروی ہیں: اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی (البخاری، کتاب الجنائز، حدیث: ۱۲۳۷) ''بے شک اللہ ہی کی ہے وہ چیز جو اس نے لے لی ہے اور اسی کی ہے وہ چیز جو اس نے دی ہے اور ہر چیز کا اس کے پاس وقت مقرر ہے''۔ یا پھر یہ الفاظ کہ ''اللہ تعالیٰ مرحوم (یا مرحومہ) کی مغفرت فرمائے، اس کی کمزوریوں سے درگزر فرمائے، اسے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور آپ کو اس مصیبت پر صبر کی توفیق عطا فرمائے''۔ اگر کافر کی تعزیت کرنی ہو تو یہ الفاظ کہے جائیں: ''اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بدل اور تمھارے کنبے کا شمار کم نہ کرے''۔ (فتاویٰ عالم گیری، ایضاً)۔ (مولانا گوہر رحمٰن)

عہد نبویؐ میں مسجد کا دعوتی اور سرکاری مرکز ہونا

سوال: ہمارے درمیان ایک اہم مسئلہ موضوعِ بحث بنا ہوا ہے کہ مسجد کو سیاسی اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہاں تو اس کے کیا دلائل ہیں اور اگر نہیں تو اس کی کیا توجیہہ ہے؟

جواب: عہد نبویؐ میں مسجد مسلمانوں کی تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتی تھی۔ یہ محض عبادت اور نماز کی جگہ نہیں تھی بلکہ جس طرح نماز کے لیے مسجد عبادت گاہ تھی اسی طرح حصولِ علم کے لیے جامعہ، ادبی سرگرمیوں کے لیے اسٹیج، مشاورتی اُمور کے لیے پارلیمنٹ اور باہمی تعارف کی خاطر مرکز ملاقات کا کام دیتی تھی۔ عرب کے دُور دراز علاقوں سے وفود آتے تو مسجد ہی میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا انتظام ہوتا اور تمام دینی، معاشرتی اور سیاسی تربیت کے لیے آپؐ مسجد ہی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔

آں حضوؐر کے زمانے میں دین اور سیاست علیحدہ علیحدہ چیز نہیں تھی، جیسا کہ آج تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی مسائل کے حل کے لیے اور سیاسی مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے حضوؐر کے پاس الگ الگ مراکز نہیں تھے۔ دونوں طرح کے مسائل مسجد ہی میں نمٹائے جاتے تھے۔